عوام کے منتخب نمائندوں کو عوام کی تقدیر کا فیصلہ کرنے کا حق مل رہا ہے۔ اس وقت کہ ملک کو آئین سازی کا مرحلہ درپیش ہے، ہم اپنا مذہبی، اخلاقی اور قومی فرض سمجھتے ہیں کہ ان نازک ذمہ داریوں کا احساس دلائیں جو ارکانِ اسمبلی کے کندھوں پر آ پڑی ہے۔

یہ بات ایک لمحے کے لئے بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونی چاہیئے کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اس ملک کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے اور خود آئین بنانے والے بھی خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔ ہم سب مسلمان ہیں اور ہمیں مسلمان ہی رہنا ہے۔ ہمارے لئے ایسا کوئی آئین قومی خودکشی کے مترادف ہوگا جو اسلام سے بے نیاز ہو۔ جدت اور ترقی پسندی کی ترنگ میں آکر اگر ہم نے اسلام کا رشتہ ہاتھ سے دے دیا تو من حیث القوم ہمیں دنیا کی کوئی طاقت تباہی سے نہیں بچا سکے گی. گزشتہ تئیس برس میں اسلام سے روگردانی کا انجام ہمارے سامنے ہے۔ اگر اب بھی ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو وائے برحالِ ما۔

اس وقت پاکستان سنگین نوعیت کے بے شمار داخلی اور خارجی مسائل میں گھرا ہوا ہے جن کے حل کے لئے عوام کی نگاہیں، فطری طور پر بننے والے آئین کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ بجا طور پر یہ سوچ رہے ہیں کہ نیا آئین ان کے ہر دکھ کی دوا ثابت ہوگا۔ ان امور و مسائل کو فرداً فرداً گنا کر ان پر تبصرہ اور اظہار رائے اس لئے غیر ضروری ہے کہ یہ باتیں سب جانتے ہیں۔ ع

اینہا ہمہ راز است کہ معلوم عوام است

یہ وہ مسائل ہیں جن سے ہم آپ سبھی دوچار رہے۔ کہا جائے گا کہ ان مسائل کا حل دین کی طرف رجوع اور اسلام کے عملی نفاذ میں ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ مسائل پیدا ہی اس لئے ہوئے کہ ہم نے اسلام بالائے طاق رکھ کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو غیر اسلام کے حوالہ کر دیا۔ اس لئے ہماری آئین اسمبلی کے سامنے سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ یہی ہونا چاہیئے کہ وہ اسلام کو آئین کی اساس دے کر ملکی اور قومی مسائل کا حل تلاش کرے۔ آئین میں اسلام کو حکم تسلیم کر لیا گیا اور نیک نیتی کے ساتھ اسلام کی تعلیمات پر عمل کی کوشش کی گئی تو باقی مسائل کے حل کی راہیں آپ سے آپ کھلتی جائیں گی۔ ہمارا پہلا اور آخری مسئلہ یہی ہے کہ اسلام کے بارے میں ہم اپنا رویّہ متعین کریں، ہو کر خلوصِ دل کے ساتھ قرآن کو اپنا ہادی و رہبر تسلیم کریں۔ اسلام سے پہلو تہی کر کے مسائل